انوارِ چہل حدیث

اور

اعمالِ صالحہ کا پیغام

مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتاء مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور

وقاضی ادارۂ شرعیہ جھارکھنڈ

ناشر

المجمع القادری فیض العلوم، دھتکی ڈیہہ، جمشید پور، جھارکھنڈ

موبائل نمبر: 9835553380

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وجہ تالیف

مسلمانوں کی خیر خواہی اور انہیں نفع پہنچانے کی غرض سے چالیس حدیثیں ان تک پہنچانا خواہ سنا کر یا لکھ کر بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔ ایسے شخص کو کل قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ فقیہ و عالم کی حالت میں اٹھائے گا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کی گواہی دیں گے۔ اس لئے ہر دور میں محدثین فخام اور دیگر علمائے کرام نے چالیس حدیثوں پر مشتمل کتابیں لکھیں اور بے شمار اربعینات معرض وجود میں آئیں۔

سب سے پہلے محدث جلیل حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ والرضوان کی ''اربعین'' اس کے بعد محمد بن حسین ابوعبدالرحمٰن سلمی (م۴۱۲) کی ''الاربعین فی التصوف''۔ پھر اربعین طوال: امام علی بن حسین (دمشقی المعروف ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ (م۵۷۱) کی، اسی طرح ان کی دوسری تالیف ''اربعین بلدانیہ'' ہے۔ امہات المومنین کے فضائل و مناقب کی روایات پر مشتمل ان کی تیسری اربعین ''الاربعین فی مناقب امہات المومنین'' بھی ہے۔ امام ابوزکریا شرف الدین نووی کی ''الاربعین للنووی'' بھی کافی مشہور ہے۔ ان سب کے بعد ''اربعین رضویہ'' بھی قابل دید ومقبول عوام ہے۔ مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ (م۱۳۴۰) کی کئی اربعینات ہیں جن میں ایک ''مختصر المیزان'' ہے جس میں آپ نے سواد اعظم کی پیروی پر چالیس احادیث جمع کی ہیں۔

آپ کی دوسری اربعین ''الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ'' جس میں آپ نے غیر خدا کے لئے سجدہ حرام ہونے پر چالیس احادیث طیبہ جمع کی ہیں۔ ان

محدثین وفقہاء اور راقم الحروف کے پیش نظر بیہقی شریف کی درج ذیل حدیث رہی ہے۔

عن ابی الدرداء قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغه الرجل کان فقیها، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً فی امر دینها بعثه الله فقیها و کنت له یوم القیامة شافعا و شهیداً (بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل ثالث ص ۲۶)۔

(ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد ومقدار کیا ہے جس تک آدمی پہنچ جائے تو فقیہ کہلائے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دین اسلام سے متعلق چالیس احادیث میری امت تک پہنچادیں' اللہ تبارک و تعالیٰ اسے فقیہ و عالم کی حالت میں اٹھائے گا، اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا)۔

اتنے ڈھیر سارے علمائے محدثین کے اس حدیث پر عمل کرنے سے ثابت ہوا کہ اس حدیث کو تلقّی بالقبول حاصل ہے۔ اسی کے پیش نظر اور اس لئے بھی کہ بعض احباب نے فرمائش کی کہ مدرسہ فیض العلوم کے نصاب میں شامل کرنے اور اس کے طلبہ کو زبانی یاد کرانے کے لئے چند احادیث کریمہ پر مشتمل کتاب لکھی جائے' یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ امید قوی ہے کہ اسے عنداللہ وعندالناس شرف قبول حاصل ہو اور ہم سب کے لئے آخرت کا توشہ بنے۔ ان اجری الا علی اللہ۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

خادم التدریس والافتاء مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہ، جمشید پور، جھارکھنڈ

۹؍ جمادی الاخری ۱۴۴۶ھ م ۱۱؍ دسمبر ۲۰۲۴ء

فہرست

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایمان مفصل کی اصل

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ سَئَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔

ترجمہ: - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا،

ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے تمام فرشتوں، اس کی تمام کتابوں، اس کے تمام رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے یعنی یقین رکھے اور اس بات پر ایمان لائے کہ تقدیر کی ہر خیر وشر اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (صحیح مسلم ابتدا ءکتاب الایمان ص۲۷، حدیث نمبر۱۰۲ ،سطر نمبر ۸)

عبادت خلوص وللّٰہیت کے ساتھ کی جائے

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ يَوْمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔

ترجمہ:- حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ احسان (اخلاص) کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ احسان (خلوص وللّٰہیت) یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اس منزل میں نہ پہنچ سکا تو یہ یقین رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔(بخاري شریف، جلد اول کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبي ﷺعن الایمان والاسلام والاحسان ص۱۲ ـحدیث ۵۰ ـسطر ۲۳،۲۴)

کامل مسلمان کون ہے؟

(۳) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللهُ عَنْہُ۔

ترجمہ:- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، "کامل مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور کامل مہاجر وہ ہے، جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے، جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے"۔(بخاری شریف جلد اول ،باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده، ص۶ ۔حدیث ۱۰ ۔سطر ۱۶،۱۷)

(نوٹ) اسی بخاری شریف کے اسی صفحہ پر ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا مسلمان افضل (زیادہ فضیلت و ثواب والا) ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،وہ مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ کامل و پختہ اور افضل مسلمان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں کو ہر طرح کی ایذا رسانی سے بچائے،زبان سے کوئی گالی نہ دے،غیبت و چغلی نہ کرے،ہاتھ سے بلاوجہ شرعی انہیں نہ مارے،اسی طرح سر اور پاؤں کے ذریعہ بھی تکلیف نہ پہنچائے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔(بخاری شریف ،کتاب الایمان ، باب قول النبی ﷺ "بنی الاسلام علی خمس"، ص٦ ۔حدیث نمبر ٨۔ سطر ٩،١٠)

محبتِ رسول دلیلِ ایمان اور شرطِ ایمان ہے

(٥) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ یعنی ہر کوئی ان تمام سے زیادہ مجھ سے محبت کرے یہاں تک کہ اپنی ذات سے بھی زیادہ مجھ سے محبت کرے۔ (بخاری شریف، کتاب الایمان،باب حب الرسول من الایمان ص٧ ۔حدیث ١٥ ۔سطر ٥،٦)

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے　　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

طالب علم کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے

(٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

ترجمہ:- جو شخص علم (دین) کے راستے پر چلتا ہے (یعنی علم حاصل کرتا رہتا ہے)، تو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔(مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف کتاب العلم فصل اول ص٣٢ ۔ناشر: مجلس البرکات ،الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور،اعظم گڑھ،یوپی)

طالب علم کو رحمت الٰہی گھیر لیتی ہے

(۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اِجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو لوگ اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد یا مدرسہ) میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور ایک دوسرے کے سامنے پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے ہیں تو ان پر اللہ تعالی کی طرف سے سکینہ (قلبی سکون واطمینان، وقار اور بارش انوار) نازل ہوتی ہے، اللہ تعالی کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور رحمت وبرکت والے فرشتے بھی انہیں ڈھانپ لیتے ہیں (اور ان کی تلاوت قرآن اور علم دین پڑھنے پڑھانے کو سنتے ہیں) اور اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے پاس والی مخلوق کے درمیان کرتا ہے (یعنی مقرب فرشتوں کے درمیان) (مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف،کتاب العلم ۳۲،۳۳ ۔فصل اول)

اللہ تعالی کو سب سے محبوب عمل نماز ہے

(۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا، نمازوں کو ان کے وقتوں پر ادا کرنا، پھر پوچھا، پھر کون سا عمل تو آپ نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا، پھر سوال کیا کہ پھر کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو ارشاد فرمایا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔(بخاری شریف،کتاب مواقیت الصلوۃ ،باب فضل الصلوۃ لوقتھا ص۷۶, حدیث ۵۲۱,سطر ۲،۳)

نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

(۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غیر عورت کو بوسہ لے لیا اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے گناہ کے بارے میں بتایا۔ تو اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور حضور نے اس کے سامنے اسے تلاوت کی "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، الآية،" (دن کے دو کنارے میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو، اس لیے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز سے گناہوں کا معاف ہو جانا یہ صرف میرے لیے خاص ہے یا سب کے لیے عام ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ میرے تمام امتی کے لیے ہے جو اس پر عمل کریں۔(نماز اور دیگر اعمال صالحہ گناہ صغیرہ کو مٹا دیتے ہیں۔ زنا، قتل، چوری، جھوٹ وغیرہ گناہ کبیرہ ان اعمال سے نہیں جاتے بلکہ صدق دل سے توبہ کرنی پڑتی ہے۔ گناہوں سے باز آنا ہوتا ہے اور "أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ "پڑھنا پڑتا ہے۔(بخاری شریف، کتاب الصلوة، باب الصلوة کفارة، جلد اول ص ۷۵ ،حدیث نمبر ۵۲۰)

نماز کفارۃُ الذنوب ہے، یعنی گناہوں کو مٹا دینے والی ہے

(۱۰) عنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ ؟ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ صَلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوااللّٰهُ بِهَا الْخَطَايَا۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا اتنی بار نہانا دھونا اس کے بدن کے میل کو رہنے دے گا، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کچھ بھی میل باقی نہیں رہنے دے گا ، تو حضور پور نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہی حال پانچوں وقت کی نماز کا ہے کہ اللہ ان کے ذریعے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔(بخاری شریف جلد اول ص۷٦۔باب صلٰوۃ الخمسۃ کفارۃ للخطایا۔حدیث ۵۲۲)

روزے داروں کے لیے ریان ہے

(جنت کے دروازۂ ریان سے جنت میں داخل ہوں گے)

(۱۱) عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِيْ الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

ترجمہ:- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت کے ایک دروازے کا نام ریان ہے کہ اس دروازۂ جنت میں صرف روزے دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی نہیں۔(بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر۲۵۴۔کتاب الصوم باب الریان للصائمین ۔حدیث ۱۸۵۸)

رمضان میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں

(۱۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ،جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور (سرکش) شیاطین زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں۔(حوالہ مذکورہ، ص۲۵۵ ۔کتاب الصوم، باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان ۔حدیث ۱۸٦۱)

اس کے اوپر والی حدیث نمبر ۱۸۶۰ ۔میں ،"فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ" ہے یعنی جب رمضان شریف کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

زکوۃ اور صدقہ وغیرہ کی فضیلت

(۱۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفاً۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ نے ارشاد فرمایا۔ کوئی دن نہیں گزرتا جس میں بندے صبح کو اٹھتے مگر دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں (اور بندوں کے اعمال دیکھتے ہیں)۔ تو ان میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا عوض عطا فرما۔ (خواہ مال کی شکل میں یا ثواب کی شکل میں) اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کو تلف عطا فرما، (ضائع کردے ۔یعنی مال یا ثواب نہ دے۔)(بخاری شریف، جلد اول،صفحه ١٩٤ ـكتاب الزكوة، باب قول الله عز وجل فاما من اعطى واتقى الآية ـحديث ١٤٢٣)

جہاد اور حج کی فضیلت

(۱۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ، اللہ اور رسول پر ایمان رکھنا سب سے افضل ہے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل زیادہ فضیلت والا ہے ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا ، اس کے بعد کیا ہے؟ فرمایا: حج مبرور (حج مقبول)۔(بخاری شریف جلد ثانی ،كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ص۲۰٦ ـحديث ۱۴۹۷)

کھانا کھلانا اور سلام کرنا اسلام کا بہترین عمل ہے

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

ترجمہ:- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام کا کون سا عمل زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے؟ تو آپ نے فرمایا، کھانا کھلانا اور (مسلمان کو) سلام کرنا (الفاظ میں) خواہ تیری اس سے جان پہچان ہو یا نہیں۔(بخاری شریف جلد اول ،کتاب الایمان،باب اطعام الطعام من الاسلام، ص ۶۔حدیث ۱۲)

نماز جنازہ پڑھنے اور دفنِ میت میں شرکت کا ثواب

(۱۶) مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْھَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ۔

ترجمہ:- جو ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ پڑھے اور تدفین میں بھی حصہ لے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر اپنے گھر واپس ہوگا اور (جانتے ہو) ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔(بخاری شریف جلداول، صفحہ۱۲, باب اتباع الجنائز من الایمان ۔حدیث ۴۷)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے دو احد کے برابر ثواب ملتا ہے، اگر صرف نماز جنازہ پڑھتا ہے تو ایک احد کے برابر ثواب ملے گا، صرف نماز جنازہ پڑھنا اور مٹی ڈالنے میں شریک نہ ہونا، اگر کسی مجبوری کے تحت ہو تو کوئی بات نہیں ورنہ سخت منع ہے۔

(نوٹ) قیراط نصف دانق کو کہتے ہیں ،(آدھا دانق)۔اور ایک دانق درہم کے چھٹے حصے کو کہتے ہیں اور بعض حضرات نے دینار کے چھٹے حصے کو فرمایا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ قیراط ایک وزن ہے۔ایک درہم کا بارہواں حصہ۔ لیکن یہاں صرف اسی قدر مراد نہیں ہے بلکہ فضل الٰہی سے مدینہ شریف کے احد پہاڑ کے برابر ثواب ملنا، مراد ہے۔ درہم چاندی کا ایک سکہ ہوتا تھا، جو ساڑھے تین ماشے کا ہوتا تھا اور دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا سکہ ہوتا تھا۔

رضائے الٰہی کے لیے کسی پر خرچ کرنے کا فائدہ

(۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! تم خرچ کرو میں (تم پر) خرچ کروں گا۔
(بخاری جلد ثانی، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاھل۔ص۸۰۵۔ حدیث۵۱۴۳)

(یعنی میری راہ میں یا میری مخلوق پر خواہ وہ تمہارے اہل وعیال ہوں یا ان کے علاوہ مسلمان، تم خرچ کروگے تو میں تم پر خرچ کروں گا، تمہاری روزی بڑھادوں گا۔)

(نوٹ) یہ حدیث قدسی ہے، حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں، جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

(۱۸) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔

ترجمہ:- ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ اپنے اہل (بیوی، بچے، گھر والوں) پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے (نیکی ہے، صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔)(بخاری شریف جلد ثانی، ص ۸۰۵ کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاھل، حدیث ۵۱۴۲)

بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھانا ہے

(۱۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طُعْمَتِيْ بَعْدُ۔

ترجمہ:- عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بچے! بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے قریب (سامنے) کے حصے لے کر کھایا کرو۔ صحابی رسول موصوف فرماتے ہیں کہ اس کے بعد برابر کھانے میں یہی میرا طریقہ ہے۔(بخاری ثانی ص ۸۱۰، کتاب الاطعمة، باب التسمية على الطعام والاكل باليمين، حديث ۵۱٦۷)

قرآن کا متعلم اور معلم افضل و بہتر ہے

(۲۰) عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔

ترجمہ:- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سب سے بہتر وہ انسان ہے جو قرآن سیکھے اور دوسرے کو سکھائے۔(بخاري ثاني ص۷۵۲, كتاب فضائل القران، باب خيركم من تعلم القراٰن حديث ۴۸۳٦)

انگلیوں کو چاٹ پونچھ لے

(۲۱) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّفْحَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةٍ الْبَرَكَةُ۔

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم فرمایا (پلیٹ کو چاٹ پونچھ لو) اور فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس کھانے میں برکت ہے (اس لیے کھانے کے بعد انگلیوں اور برتنوں کو چاٹ پونچھ لیا کرو) (مشكوة شريف ۳٦۳، كتاب الاطعمة)

اگر بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا پڑھے

(۲۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ" پڑھ لے۔(سنن ترمذی ، کتاب الاطعمة ، باب ما جاء فی التسمیة علی الطعام،جلد دوم،ص۸،ناشر:مجلس برکات ،مبارک پور،اعظم گڑھ،یوپی)

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا

(۲۳) عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث"۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"۔ (ترجمہ : اے اللہ سرکش جن مرد اور سرکش جن عورت سے میں تیری پناہ لیتا ہوں)۔(بخاري جلد اول صفحہ۲۶, کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء ،حدیث ۱۴۲)

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

(۲۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

(ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ"۔(ابن ماجه جلد اول ،ص۲۶، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، حدیث ۳۰۱)

ابن ماجہ کے اسی مقام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ غُفْرَانَکَ پڑھتے تھے۔ دونوں کو ملا کر یوں پڑھنا چاہئے۔ غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ اَذْھَبَ عَنِّيْ الْاَذٰی وَعَافَانِيْ۔ (ترجمہ :- اے اللہ !میں تیری بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتا ہوں، تمام حمد اللہ کے لیے جس نے مجھ سے تکلیف کی چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی)

جب بھی دعا کی جائے تین بار کی جائے

(۲۵) مَنْ سَاَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے، اے اللہ !اسے جنت میں داخل فرما دے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتا ہے، اے اللہ !اسے جہنم سے بچا لے۔(سنن الترمذی ج۲، ص۸۴)

وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا سنت ہے

(۲۶) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ۔

ترجمہ:- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا، اس شخص کا (کامل) وضو نہیں ،جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ پڑھا۔(سنن ترمذی جلد اول ،ص ٦ ،باب التسمية عند الوضوء)

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت ضروری ہے

(۲۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَمَنْ لَّمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے) جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور جو بڑوں کی عزت نہ کرے۔(ترمذي شريف جلد ثانی، ص ۱۴، باب ما جاء فی رحمة الصبيان)

واضح ہوا کہ ہر بڑے کو چھوٹے پر شفقت و مہربانی اور ہر چھوٹے کو بڑے کی تعظیم و احترام کرنا چاہیے۔

جو کسی کی پریشانی دور کرے، اللہ عزوجل اس کی پریشانی دور فرمائے گا

(۲۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ .

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ،جو شخص کسی مسلمان کے دنیا کے غم و پریشانی کو دور کرے تو اللہ اس کی دنیا و آخرت دونوں کے غم و پریشانی کو دور فرمائے گا۔(ترمذی شریف جلد ثانی ،ص ۱۵، باب ما جاء فی الستر علی المسلمین)

جو کسی کے لیے آسانی کرے اللہ عزوجل اس کے لیے آسانی فراہم کرے گا

(۲۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِيْ الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔.

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو دنیا میں کسی پریشان حال پر آسانی فراہم کرے اللہ اس پر دنیا و آخرت دونوں میں آسانی فراہم کرے گا۔(ترمذی شریف جلد ثانی، ص ۱۵، باب ما جاء فی الستر علی المسلمین)

بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے، اللہ عزوجل اس کی مدد میں رہتا ہے

(۳۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِيْ الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَ اللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُفِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا (ستر پوشی کرے) اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا (پردہ پوشی فرمائے گا) اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔(ترمذی شریف ثانی،ص۱۵،باب الستر علی المسلمین)

غیبت اور بغض و حسد سے بچ کر ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ

(۳۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو۔ ایک دوسرے سے بغض و دشمنی نہ رکھو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ کہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔(سنن ترمذی دوم، ص ۱۵ ، باب ما جاء فی الحسد)

تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا ناجائز ہے

(۳۲) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک تعلق رکھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے تو وہ منہ پھیر لے اور یہ اس سے منہ پھیر لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ شخص ہے، جو سلام میں پہل کرے۔(ترمذی شریف ثانی،ص۱۵، باب ما جاء في كراهية الهجر للمسلم)

صلۂ رحمی سے رزق میں وسعت ہوتی ہے

(۳۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

ترجمہ:- انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کی روزی کشادہ کر دی جائے اور اس کی موت میں تاخیر کر دی جائے(اس کی عمر میں برکت ہو) اسے چاہیے کہ صلۂ رحمی کرے(رشتہ جوڑے، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے)(مسلم شریف جلد ثانی، ص۳۱۵، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعائیں

(۳۴) عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيٰ وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ:- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کے بستر پر پہنچتے تو یہ دعا پڑھتے " اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيٰ وَ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ "(اے اللہ! تیرا نام لے کر میں زندہ ہوتا اور تیرا نام لے کر مرتا ہوں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ "(تمام حمد اللہ کے لیے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔(مسلم شریف جلد ثانی، ص۳۴۸، باب الدعاء عند النوم)

(**نوٹ**)سونے کے وقت کی دعا یوں بھی منقول ہے۔"اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَأَحْيٰ " دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ اور فقیر قادری اور بہت سے علمائے کرام اور مشائخ عظام کے معمولات میں یہی دعا ہے

عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے

(۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(بخاری شریف ص۸۷۴، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء،والمتشبهات بالرجال)

لہذا وہ لباس اور زینت کی چیز جو مردوں کے لیے خاص ہو، وہ عورتوں کے لیے جائز نہیں اور جو عورتوں کے لیے مخصوص ہو، مردوں کے لیے جائز نہیں۔ لہذا فل پینٹ اور شرٹ اور مردوں جیسا بال عورتوں کے لیے درست نہیں، اور عورتوں جیسا بال اور کان چھدوانا اور بالی پہننا مردوں کے لیے جائز نہیں۔

داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ

(۳٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوْا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوْا اللِّحٰى وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (بخاری اول، ص ۸۷۵، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار)

آپ ہر کام میں داہنا پسند فرماتے تھے

(۳۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داہنے کو پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ جوتا پہننے، کنگھا کرنے، طہارت (وضو و غسل) بلکہ تمام کاموں میں۔
(بخاری جلد اول، ص ۲۹، کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل)

بال جوڑنے والی اور گوندھنا کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے

(۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بال جوڑنے والی اور جوڑانے والی پر اور گوندھنا کرنے والی اور گوندھنا گوندھوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔(بخاری شریف جلد ثانی، ص ۸۸۰،کتاب اللباس، باب المستوشمة)

بھوؤں کے بال اکھیڑنے والی پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے

(۳۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ،الْمُتَغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ۔

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے گوندھنا گوندھنے اور گوندھوانے والی،بھوؤں کے بال اکھیڑوانے والی اور حسن وخوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں اور ہر تغیر خلق اللہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔
(بخاری ثانی ،ص ۸۸۰،کتاب اللباس، باب المستوشمة، حدیث ۵۹۳۱)

(نوٹ) تغیر خلق اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی کرنا۔جیسے گوندھنا گوندھوانا، بھوؤں کے بال اکھیڑوانا(جیسے آج کل بہت سی عورتیں بیوٹی پارلر میں جاکر اکھیڑواتی ہیں) اور جیسے حسن لانے کے لیے دانتوں کے درمیان گھس کر فاصلہ پیدا کرنا، نسبندی کروانا، کالے بال کو سفید کروانا وغیرہ۔

دعا سے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں

(۴۰) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَ مَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ

ترجمہ:- ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا،اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے،اور خدا سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے۔(سنن ترمذی ،کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ،باب فی دعا ءالنبی ﷺ ج۲،ص۱۹۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعمالِ صالحہ کا پیغام
بہترین امت کے نام

تالیف

مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتاء جامعہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہ، جمشید پور (جھارکھنڈ)

موبائل نمبر 9835553380

ناشر

المجمع القادری مدرسہ فیض العلوم دھتکی ڈیہ، جمشید پور۔ پن نمبر 831001

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : **اعمالِ صالحہ کا پیغام بہترین امت کے نام**

ترتیب : محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی ،خلیفۂ حضور تاج الشریعہ و محدثِ کبیر

کمپوزنگ : محمد شمشیر عالم مصباحی ،خطیب و امام گولموری مسجد ۔ 9973509670

پروف ریڈنگ: مولانا عرفان فیضی مدھو پوری

سن اشاعت: 2025ء

تعداد :

صفحات : ۱۴

قیمت : ۳۰/روپئے

موبائل نمبر : 9835553380

ناشر : المجمع القادری مدرسہ فیض العلوم دھتکیڈیہ ،جمشید پور، (جھارکھنڈ)

ملنے کے پتے (۱) شیخ حامد رضا رضوی ،مقام و پوسٹ ،لوکہا بازار، ضلع مدھوبنی (بہار)

(۲) مولانا حافظ افضل حسین مصباحی ،مقام و پوسٹ لوکہا بازار ،مدھوبنی (بہار)

(۳) مولانا حافظ محمد اویس رضا قادری ازہری ،استاد مرکزی دار القرآت ،جمشید پور

(۴) شیخ محمد علی رضا برکاتی ،اسلام نگر، پوسٹ: کپالی ،ضلع: سرائے قلعہ کھرساواں

اعمالِ صالحہ کا پیغام بہترین امت کے نام

امت محمدیہ صلی اللہ علیٰ صاحبھا تمام امتوں میں بہترین امت ہے، اس امت کو خیرِ امت، خیر الامم، امتِ مرحومہ، اشرف الامم اور افضل الامم کے خطابات من جانب اللہ ملے ہیں، کبھی ہم نے سوچا کہ ہمیں یہ القاب و خطابات کیوں ملے ہیں؟ ہم کس وجہ سے تمام امتوں میں بہترین ہیں، قرآن شریف کا مطالعہ کریں تو ہم اس راز کو ضرور سمجھ لیں، ہمارا منصب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، یعنی بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے منع کرنا، اگر یہ کام ہم کرتے ہیں تو خیرِ امت ہیں، ورنہ نہیں، اس کے بغیر بہترین امت کہلانے کے ہم بالکل حقدار نہیں ہیں، پاک رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْ مُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

اس راز کو مولانا محمد یونس قادری اور اہلِ سنت کے دیگر علمائے کرام اور اولیائے عظام نے بخوبی سمجھا، اس لیے وہ جہاں کہیں رہے، دین اسلام کی دعوت دیتے رہے، قوم کو شریعتِ مطہرہ کا پابند بنایا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا، غیروں کو اسلام کی آغوش میں لایا اور اپنوں کو محبتِ خدا، عشقِ رسول، نماز، روزے اور دیگر فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کی دعوت دے کر ان کا خوگر بنایا۔

مولانا موصوف اور ہمارے دیگر علمائے اہلِ سنت کے پیغامات اور عملی زندگی سے قرآن شریف اور احادیثِ طیبہ کے درج ذیل احکام و مسائل کے اسباق ہمیں ملتے ہیں۔

(۱) ایمان و اسلام اور سنیت پر مضبوطی سے قائم رہنا، (۲) نماز روزے اور دیگر فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کا سختی سے پابند رہنا (۳) محبتِ خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دل کو

شاد کام رکھنا اور ان کی بھرپور تعظیم بجالانا (۴) اہلِ بیت کرام، آلِ اطہار، ازواجِ مطہرات، امہات المومنین اور صحابۂ کرام خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا، سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ، سیدتنا فاطمۃ الزہرا، سیدتنا عائشہ صدیقہ، سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے خوب محبت کرنا، ان کی عظمت کا سکہ دل میں بٹھالینا، محبت وعظمت کے ساتھ ان کا نام لینا اور ان کا چرچا کرنا (۵) حضرات تابعین و ائمۂ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، سیدنا امام مالک، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل سے محبت کرنا، ان کا احترام کرنا، اپنے امام کی بہر صورت تقلید کرنا (۶) سارے اولیائے کرام اور علمائے اہلِ سنت خصوصاً حضور غوثِ اعظم، خواجہ غریب نواز، حضرت شہاب الدین سہروردی، خواجہ بہاء الحق نقشبندی، حضرت مخدوم سمنانی، حضرت مخدوم بہاری، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، ساداتِ مدینہ منورہ، ساداتِ بغداد، ساداتِ بلگرام، سادتِ کالپی، سادتِ مارہرہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدثِ اعظم، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم، ملک العلما، صدر الشریعہ، حافظِ ملت، مجاہدِ ملت، تاج الشریعہ اور امین شریعت علیہم الرحمۃ والرضوان سے بھرپور عقیدت ومحبت رکھنا، ان کے مسلک کا پابند رہنا، اپنے دین ومسلک میں متصلب ہونا کہ اس کے بغیر ایمان ہرگز نہ بچ سکے گا، بدمذہبیت سے کسی طرح نہ بچ سکے گا (۷) بدمذہبوں سے خوب نفرت کرنا، ان سے لاتعلق رہنا، ان کی صحبت سے بچنا، ان کی مجلس سے بچنا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے بچنا، ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے سے بچنا (۸) ان کے پیچھے نماز پڑھنے اور ان کے جنازہ میں شرکت کرنے سے سختی کے ساتھ اجتناب کرنا (۹) ان کی عیادت اور تعزیت میں ہرگز نہ جانا (۱۰) ان کے سایہ سے بھی بچنا (۱۱) اسلام وسنیت کی تبلیغ واشاعت کرنا (۱۲) مسلکِ اہلِ سنت مسلکِ اعلیٰ حضرت ہی کا فروغ واستحکام چاہنا (مسلکِ اعلیٰ حضرت مسلکِ اہلِ سنت ہی کی تعبیر وتشریح ہے، چونکہ آج کل کچھ بدمذہب بھی مکاری کے طور پر خود کو سنّی یا مسلکِ اہلسنت سے تعبیر کرنے لگتے ہیں،

اس لیے امتیاز کے لیے، علمائے اہلِ سنت کے اتفاق رائے سے اس مسلک کو مسلکِ اعلیٰ حضرت بھی بولتے ہیں) (۱۳) عشقِ رسول ﷺ کا ثبوت دیتے ہوئے محفلِ میلاد شریف منعقد کرنا کرانا اور اس میں شوق و ذوق کے ساتھ شریک ہونا (۱۴) اس میں اور بعد نمازِ جمعہ اور بعدِ فجر قیام کے ساتھ اپنے پیارے نبی ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا خصوصاً بعدِ جمعہ درودِ جمعہ جسے درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے کھڑے ہو کر ایک سو بار پڑھنا (۱۵) محفلِ گیارہویں شریف محفلِ چھٹی شریف، عرس رضوی، حلقۂ ذکر وغیرہ دل چسپی کے ساتھ منعقد کرانا اور ان میں شریک ہونا۔

(۱۶) فاتحہ خصوصاً فاتحہ غوثیہ کا التزام کرنا کہ اس کے بھی بے شمار فائدے ہیں۔

(۱۷) رسولِ اکرم ﷺ کی سنتوں سے خوب محبت کرنا، کتابوں اور علمائے کرام سے معلوم کر کے ان پر کار بند رہنا، سنن مؤکدہ کے ساتھ غیر مؤکدہ اور مستحبات پر عمل کو بھی اپنے لیے حرزِ جاں سمجھنا۔ (۱۸) پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے پڑھنا، کہ جماعت سنتِ موکدہ ہے اور بہت سے علما کے نزدیک واجب، اصل نماز تو جماعت کے ساتھ ہی پڑھنا ہے تنہا پڑھنا تو صرف ایک ڈیوٹی نباہنا ہے۔ (۱۹) جب مسجد میں داخل ہو تو اس میں داہنا پاؤں رکھنا اور اس وقت یہ دعا پڑھنا۔ ’’اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ‘‘ (۲۰) مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی اس طور سے نیت کرنا، ’’ نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ ‘‘ (۲۱) جب مسجد سے باہر ہوں تو پہلے بایاں قدم نکالنا اور اس وقت یہ دعا پڑھنا۔ ’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ‘‘ (۲۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا (۲۳) جوتا چپل پہنتے وقت پہلے داہنے قدم میں پہننا اور نکالتے وقت بایاں قدم نکالنا (۲۴) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بائیں قدم سے جوتا یا چپل نکالنا، اس کے بعد داہنے قدم سے نکال کر پہلے داہنا قدم مسجد میں رکھنا اور مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بائیں قدم کو مسجد سے نکال کر چپل جوتے پر رکھنا بعدہٗ داہنا قدم

نکال کر پہلے اسے اس میں رکھنا، پھر بائیں قدم میں پہننا۔(۲۵) وضو کے شروع میں یہ دعا پڑھنا۔''بِسْمِ اللہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ''(۲۶) وضو بناتے وقت دعا و درود پڑھتے رہنا، بلا ضرورت دنیوی باتیں نہ کرنا،(۲۷) اعضاء وضو اطمینان کے ساتھ دھونا تاکہ کسی عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے،(۲۸) وضو سے پہلے مسواک کرنا۔(۲۹) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (اگر میسر ہو)(۳۰) قبلہ رخ کھڑے ہو کر وضو کے بچے ہوئے پانی کو پینا کہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کے مطابق ستّر بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔(۳۱) وضو کے بعد کھڑے ہو کر آسمان کی طرف رُخ کر کے حدیث شریف کی مروی یہ دعا تین بار پڑھنا۔ ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (۳۲) نمازوں کو تعدیل ارکان اور اطمینان کلی کے ساتھ پڑھنا کہ سجدہ میں جانے کے لیے رکوع سے اُٹھنے کے بعد اور ایک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے دونوں موقعوں پر کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا (۳۳) نمازوں کے بعد قرآن شریف اور وظائف و معمولات کے لیے کچھ وقت مخصوص کر لینا۔(۳۴) خدمتِ خلق کرنا، کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بندہ جب تک اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اس وقت تک اللہ اس کی مدد میں رہتا ہے۔(۳۵) مریضوں کی عیادت کرنا۔(۳۶) میت والے کے گھر جا کر ان کی تعزیت کرنا (۳۷) نمازِ جنازہ پڑھنا اور تدفین کے لیے جانا کہ حدیثِ بخاری میں ہے کہ دو قیراط یعنی دو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے (۳۸) بیوی بچے کے کھانے پینے، پیار و محبت اور تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھنا۔(۳۹) نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا۔(۴۰) اپنے رشتہ داروں مثلاً بھائی بہن، چچا پھوپھی کے ساتھ صلۂ رحمی اور حسنِ سلوک کرنا، کیونکہ حدیث شریف کے بموجب اس سے روزی کشادہ کر دی

جاتی ہے،ان کی خصوصاًاور تمام مسلمانوں کی عموماًدل جوئی کرنا،داد و دہش سے کام لینا،کسی کا دل نہ توڑنا۔(۴۱) مسجد و مدرسہ قائم کرنا (۴۲) اگر لیاقت ہو تو درس و تدریس میں مشغول ہونا (۴۳) ملت کی قیادت و امامت کرنا (۴۴) روزہ داروں کو افطار کرانا (۴۵) مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ ضیافت کرنا (۴۶) مستحق سائلوں کو محروم نہ کرنا (۴۷) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۴۸) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۴۹) ماں باپ کی بے لوث خدمت کرنا (کوئی دنیوی غرض نہ ہو محض رضائے الٰہی و حصولِ ثواب مقصود ہو)۔(۵۰) پانی اور چائے یا کوئی بھی چیز داہنے ہاتھ سے کھانا پینا، بائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھانا پینا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔(۵۱) ہمیشہ بیٹھ کر پینا کبھی کھڑے ہو کر نہیں پینا (۵۲) بسم اللہ شریف پڑھ کر پینا۔(۵۳) پانی دیکھ کر پینا کہ یہ بھی ایک سنت ہے، ممکن ہے کہ پانی میں کیڑے مکوڑے ہوں اور وہ اندر جانے کے بعد نقصان پہنچائیں۔(۵۴) تین سانس میں پینا، کبھی ایک سانس میں نہ پینا کہ سنت کے خلاف ہے اور مضرت رساں بھی۔(۵۵) پینے کے بعد الحمد للہ پڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرنا (۵۶) کھانا ہمیشہ زمین پر کچھ بچھا کر اور بیٹھ کر کھانا، ٹیبل کرسی سے پرہیز کرنا، کبھی کھڑے ہو کر نہ کھانا۔ حدیث شریف میں ہے کہ انسان اور جانور میں فرق یہ ہے کہ جانور کھڑے ہو کر کھاتا پیتا ہے اور آدمی بیٹھ کر کھاتا پیتا ہے۔(۵۷) کھانا ہمیشہ تین بار ہاتھ دھو کر کھانا کہ یہ سنت ہے، اور بیماریوں کا دافع ہے۔(۵۸) تین بار کلی کر کے کھانا کہ یہ مستحب ہے، اور کئی بیماریوں کا دافع۔(۵۹) اپنے لیے اور بیوی بچوں اور دیگر افرادِ خانہ کے لیے حلال روزی حاصل کرنا اور اسکے لیے خوب جد و جہد کرنا کہ حدیث شریف میں ہے۔ "طَلَبُ رِزْقِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ فَرِيْضَةٍ" (رزقِ حلال تلاش کرنا اور فرائض کے بعد فرض ہے) (۶۰) استنجا خانہ اور پاخانہ میں پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا۔(۶۱) اس میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھنا۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ''(اے اللہ! سرکش جن مردوں اور سرکش جن عورتوں سے میں تیری پناہ لیتا ہوں) سنت کی ادائیگی کے طور پر اس لیے اسے پڑھنا ضروری ہے، تاکہ خبیثوں کے شر سے بچ سکیں، اور عبادت بھی ہو جائے۔(۶۲) اس میں کسی طرح باتیں نہ کرنا۔(۶۳) اس میں تھوکنے سے پرہیز کرنا(۶۴) وہاں سے نکلتے وقت پہلے داہنا قدم نکالنا، اس کے بعد درج ذیل دعا پڑھنا'' غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ'' تاکہ اتنی دیر تک یادِ خدا سے غافل رہنے سے استغفار ہو جائے، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے تکلیف دہ چیز سے نجات وعافیت بخشی، اس پر اس کا شکر ادا ہو جائے۔شکر ادا کرنے والوں کو مزید عافیت ونعمت سے نوازا جاتا ہے، اسلیے رب تبارک وتعالیٰ کے کرم سے امید قوی ہے کہ قبض کی بیماری بھی دور ہو جائے۔ارشادِ ربانی ہے۔

''لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ''(اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں مزید عطا کروں گا)

(۶۵) رات میں باوضو سونا چاہیے، سوتے وقت قرآنی سورتیں مثلاً آیت الکرسی، اور چاروں قل اور دعا درود پڑھ کر سونا چاہیے کہ بلاؤں سے محفوظ رہے اور اگر اس رات میں موت مقدر ہو تو ایمان پر خاتمہ ہو۔(۶۶) جاگنے کے بعد ممکن ہو تو کلی کرلی جائے اور یہ دعا پڑھی جائے'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ''(تمام حمد اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے) اس لیے یہ پڑھنا چاہیے کہ سنتِ رسول ہے، اور اس لیے بھی کہ موت دینے کے بعد جس مالک نے ہمیں زندہ کیا، اس کا شکریہ ادا ہو۔جو اس دعا کو یاد نہ کر سکے وہ تین بار کلمۂ طیبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) پڑھ لے، تاکہ ایمان تازہ ہو اور دن بھر اس کا اثر رہے۔(۶۷) گھر میں کچھ وقت دینا اور اس دوران اہل وعیال کو دینی تعلیم اور اسلامی تربیت سے آراستہ کرنا (۶۸) علما کو عالمانہ لباس میں ملبوس رہنا چاہیے، رعب ودبدبہ

اورنہایت کروفر کے ساتھ رہنا چاہیے تاکہ علم کی وقعت عوام کی نظر میں کم نہ ہو۔(۶۹) داڑھی ایک مشت سے کم نہ ہو کہ یہ واجب وضروری ہے، اوراس سے کم کرنا سخت گناہ ہے۔اور سر پر ٹوپی یا عمامہ ہمیشہ رہے، نماز کے وقت کے ساتھ، کھانے پینے اوراستنجا خانہ جاتے وقت بھی سر پر رہے ۔ (۷۰) سورۂ فاتحہ ، آیت الکرسی چاروں قل ، سورۂ بقرہ کی آخری آیت (امن الرسول سے لے کرآخرسورہ تک) پڑھنا چاہیے کہ ان کے بہت فضائل ہیں ۔ رات میں بستر پر جانے کے بعد سونے سے قبل ایک بندۂ خدا کا یہ معمول ہے ۔اسی طرح بعد فجر یا عشا سورہ یٰسٓ شریف اور ممکن ہو تو دونوں وقت کہ اس کے سبب بہت سے کام بنتے ہیں۔غم اور پریشانی دور ہوتی ہے اور سکرات کے عالم میں آسانی ہوتی ہے ۔سورۂ ملک بعدِ عشا کہ اس کے سبب قبر وحشر کے عذاب سے محفوظ رہے ۔سورۂ واقعہ بھی روزانہ بعدِ مغرب یا بعدِ عشا پڑھی جائے کہ اس کے سبب رزق کی تنگی دور ہوتی ہے اوراس میں برکتیں ہوتی ہیں، (۷۱) انہوں نے درس دیا کہ افطار میں جلدی کرو اور سحری میں دیر، کیونکہ حدیث شریف میں یہی ارشاد ہے ،اور زندگی بھر اس پر عمل پیرا رہے ۔(۷۲) افطار کے وقت اجتماعی دعائیں کرتے اور فرماتے کہ اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت ومغفرت، رزق اور شفا وغیرہ کی بھیک مانگا کرو۔حدیث رسول بھی ہے کہ افطار کے وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔(۷۳) انہوں نے ایک بیٹے سے وصیت کی کہ میری قبر میرے قد کے برابر گہری کھودنا کہ جب سرکار رحمتِ عالم ﷺ وہاں جلوہ فرما ہوں گے تو میں کھڑے ہو کر ان پر صلوٰۃ وسلام پڑھوں ۔(۷۴) قرآن شریف کا احترام ہر حال میں کرتے رہنا، اس کی حرمت پر کبھی آنچ نہ آنے دینا (غالباًان کی مراد یہ ہے کہ قرآن پر ہر حال میں عمل کرتے رہنا، اس کے خلاف کبھی نہ کرنا) (۷۵) وہ درودِ ابراہیم (درودِ صلاتیہ) کے ساتھ درودِ غوثیہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ اس کے بے شمار فیوض و برکات ہیں (۷۶) جب چھینک آئے تو الحمد للہ پڑھ کر شکرِ الٰہی بجا لائے کہ اس نے جان کی حفاظت فرمائی ورنہ اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی رہ

جاتی، اور اگر کسی دوسرے کو چھینک آئی اور اس نے ''الحمد للہ'' کہا تو اس کے جواب میں کہے۔ ''یرحمک اللہ'' حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق یہ مسلمانوں کے پانچ حقوق میں سے ایک حق ہے (۷۷) جب اوپر کو چڑھے مثلاً پہاڑ یا مکان کے زینے پر تو ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' پڑھتا ہوا چڑھے، اور جب اوپر سے نیچے کو آئے تو ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' پڑھتا ہوا نیچے اترے (۷۸) جب کسی مبتلا یعنی کسی مریض یا کفر وشرک یا بدمذہبیت یا فسق وفجور میں مبتلا شخص کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا'' اللہ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ کا ہم مومنین سے وعدہ ہے کہ جس مبتلا، جس مریض پر یہ دعا ہم پڑھ لیں گے اس ابتلا اور مرض سے دو چار نہیں ہوں گے، یقیناً وہ صادق القول ہیں، صادق الوعد ہیں، ان کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ روضۂ رسول ﷺ کی جالی پر آج بھی لکھا ہوا ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ

(۷۹) بس، ٹرین، کار، موٹر سائیکل پر چڑھو تو درج ذیل دعا پڑھ لیا کرو، ۳/ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، ۳/ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ، ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ، اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ، وَ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، ایک بار سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (۸۰) جب کوئی مصیبت یا پریشانی سامنے آئے یا گھر میں کسی کی موت ہو جائے یا کوئی نعمت چلی جائے تو کثرت سے یہ دعا پڑھے۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' یا کسی مسلمان میت کو دیکھو یا کسی مسلمان کے مرنے کی خبر سنو جب بھی پڑھ لیا کرو۔ (۸۱) آئینہ دیکھو تو پڑھو ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ'' (۸۲) سر میں تیل ڈالو تو بسم اللہ شریف پڑھ کر ڈالو، بائیں ہتھیلی پر تیل رکھو، اس کے بعد داہنے ہاتھ کی انگلی سے پہلے دونوں طرف بھوؤں پر لگاؤ پھر سر کی داہنی طرف تین بار، بعدہٗ بائیں طرف

تین بار، پھر بیچ سر میں ڈالو، داڑھی میں بھی تیل لگایا کرو۔(۸۳) غسل سنت طریقے پر کرو ۔ پہلے شرمگاہ اور جہاں کہیں نجاست لگی ہواسے تین بار دھوؤ۔اس کے بعد اچھے طور سے وضو کرو، اس طور سے سے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹّوں تک تین بار دھوؤ، پھر تین بار کلی کرو، کلی کرتے وقت غرارہ اس طور سے کروکہ منھ کے ہر حصے میں پانی پہنچ جائے ۔ پان کھانے والے کے دانتوں میں سپاری پھنسی ہوتو خلال کے ذریعہ اسے نکال لیں ۔روزہ کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کروتا کہ روزہ محفوظ رہے ۔تین بار ناک میں پانی اس طرح ڈالوکہ ناک کے بانسہ یعنی سخت ہڈی تک پہنچ جائے ۔ناک کی سوکھی رینٹھ کو پورے طور پر صاف کروکہ یہی حکمِ شرع شریف ہے ۔اس طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل میں فرض ہے ۔اس کے بغیر غسل نہ ہوگا، تو نماز بھی نہ ہوگی ۔اب تیسرے فرض کی طرف بڑھیں، پورے بدن پر پانی بہائیں، اس طور سے کہ پہلے سر کے داہنے حصہ پر تین بار ڈالیں ۔پھر بائیں طرف، پھر بیچ سر پر، اس کے بعد پورے بدن پر پانی بہائیں اس طرح کہ ایک بال کے برابر بھی خشک نہ رہ جائے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔پھر نماز کیسے ہوگی ۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے فتاویٰ رضویہ جلد اول میں یہ تحریر فرمایا ہے، کہ بہت سے عوام کا زندگی بھر غسل نہیں اترتا، کیونکہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے طور طریقے سے غسل نہیں کرتے (۸۴) سلام کو عام کرو ، حدیث شریف میں ’’ اَفْشُوا السَّلَامَ ‘‘ کا کلمہ وارد ہوا ہے ۔ہر چھوٹے بڑے کو سلام کرو، بیوی بچے کو سلام کرو ،بیوی بھی شوہر کو سلام کرے، بیٹے، بیٹی ،ماں باپ کو سلام کریں ،ماں باپ بیٹے بیٹی کو سلام کریں ،ہر آنے والا موجود اور سوار غیر سوار کو سلام کرے (۸۵) کھانا کھانے کے بعد اس برتن میں ہاتھ مت دھوؤ جس میں کھانا کھایا گیا ہے کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے ،اس کے علاوہ ان برتنوں میں بھی ہاتھ دھونے سے بچو جس میں کھانے پینے کی چیز رکھتے ہیں ، جیسے دیگچی، پتیلی، ٹفن، کیونکہ

اس میں ایک طرح سے ''وَضْعُ الشَّيْءِ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّهٖ'' ہے۔(۸۶) کھانا کھاؤ تو سنت طریقے پر کھاؤ، دونوں گھٹنے اٹھے ہوں، یا ایک اٹھا ہو اور ایک بچھا ہو، یا نماز کے قعدہ میں جس طرح بیٹھا جاتا ہے، اس طرح بیٹھ کر کھاؤ۔غرضیکہ اللہ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ پر یقین کامل رکھو، ان کی عطاو بخشش اور فیوض و برکات پر اعتقاد مضبوط رکھو، فرائض و واجبات، سنن و مستحبات اور آدابِ زندگی کو اپنی زندگی کا اٹوٹ حصہ بنالو، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں دیکھو، رسولِ اکرم ﷺ اور پیرانِ عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کا فیضان دیکھو۔(۸۷) ہاں اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، قبرستان میں نمازیں نہیں پڑھی جاتیں، اس طرح اپنے گھروں کو مت رکھو، بلکہ مسجدوں کے ساتھ اپنے گھروں کو بھی سنن و نوافل، اشراق و چاشت، اوابین و تہجد و صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ الحاجۃ و صلوٰۃ الشفا، تلاوتِ قرآن درود اور وظیفے سے آباد رکھو، صرف فرائض و واجبات اور سنتِ مؤکدہ ہی پر اکتفا نہ کرو، بلکہ سنتِ غیر مؤکدہ مثلاً عصر سے پہلے چار رکعت سنت، عشا سے پہلے والی چار رکعت سنت، تہجد اور نوافل جیسے بعدِ ظہر، بعدِ مغرب اور بعدِ عشا والی نفل نمازیں بھی پڑھا کرو، ہر نماز کے بعد آیت الکرسی ایک بار پڑھا کرو۔صبح و شام آیت الکرسی تین تین بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے اور بال بچوں کے حصار کی نیت سے پورے بدن پر پھیرا کرو (۸۸) کوشش کریں کہ شجرۂ قادریہ رضویہ میں جو حصار کی دعا ہے اسے ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کرکے داہنے کان کے اردگرد اپنے، اپنی بیوی بچے اور دوست و احباب کے حصار کی نیت سے تین بار پھیریں، ان شاء اللہ الرحمٰن آفات و بلیات، دشمنوں کے شر اور سحر و آسیب سے محفوظ رہیں گے، یقین و اعتقاد کامل شرط ہے، یہ ہر جگہ ملحوظ رہے، یہ حصار کے لیے نہایت مجرب اور ہمارے مشائخِ کرام کے معمولات میں سے ہے۔(۸۹) ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمی ضرور پڑھا کریں کہ اس کے بھی بے شمار فوائد و برکات ہیں۔سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ ہوں تب بھی ان شاء اللہ الرحمٰن اس کی برکت

سے ڈھل جائیں گے ۔(۹۰) صبح میں شجرہ شریف ضرور پڑھیں کہ اس کی برکات بہت ہیں، اس میں چالیس سے زائد محبوبانِ خدا کے ذکر ہیں، جن کے وسیلے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں شجرہ شریف پڑھ کر مومن بندہ دعا کرتا ہے، امامِ اہلِ سنت محدث بریلوی قدس سرہٗ نے ایک مقام پر اس کا فائدہ لکھا ہے کہ آسانی کے وقت ان محبوبانِ خدا کو یاد کرو گے تو امید قوی ہے کہ پریشانی کے وقت یہ تمہیں یاد کریں گے ۔(۹۱) کوشش کریں کہ شجرہ شریف کے وظائف ضرور پڑھیں، کہ ان کے فیوض و برکات بہت ہیں، اور اولیاء اللہ کے مجربات اور آزمودہ ہیں، اور ان میں رجعت کا بھی کوئی خطرہ نہیں ہے (۹۲) شجرہ شریف کے وظائف میں سے پنج گنج قادری خرد کے ساتھ پنج گنج قادری کلاں پڑھنے کی بھی عادت آہستہ آہستہ ڈالنی چاہیے کہ اس سے بھی بہت کام بنتے ہیں اور دشمن ذلیل وخوار ہوتے ہیں، دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے شجرہ شریف میں جو بعدِ فجر و مغرب دس دس بار پڑھنے کا وظیفہ ہے، وہ بھی مجرب ہے ۔(۹۳) دھیرے دھیرے تصورِ شیخ کی عادت ڈالنی چاہیے کہ اس کا بہت کمال ہے، (۹۴) فاتحہ غوثیہ سے کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیے ۔(۹۵) کسی حاجت وضرورت کی تکمیل اور غم و پریشانی کو دور کرنے کے لیے، دو رکعت یا چار رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے ضرور مدد مانگنی چاہیے، اس کا طریقہ تمہیں مجموعہ اعمالِ رضا اور بہارِ شریعت وغیرھما میں مل جائے گا (۹۶) بیماریوں کو نمازوں، تلاوتِ قرآن اور وظائف سے دور کرو، بہت سے لوگ غم و پریشانی اور بیماری کے وقت نمازیں چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ ایسے مواقع سے مزید یادِ خدا سے کام لینا چاہیے ۔(۹۷) صلوٰۃ الشفا کے عامل بن جاؤ، اس کے پڑھنے کے بعد یقین رکھو شفا کے اسباب ضرور فراہم ہو جائیں گے اور شفا مل کر رہے گی، کریم کو یاد کرنا ہمارا اور تمہارا کام ہے، آگے اس کا کرم بے حساب ہے، وہ مانگنے سے سوا دیتا ہے، اس کا طریقہ کتاب ”مشکل کشا نمازیں“ سے تمہیں ضرور معلوم ہو جائے گا ۔(۹۸) مسلمانوں سے بغض وحسد نہ کرو، وہ بھی کوئی سینہ ہے،

جس میں حسد و کینہ ہے، دل وہ دل ہے جو محبت کا مدینہ ہے۔(۹۹) غیبت و چغلی سے بہر صورت بچو، کیونکہ یہ سب معرفتِ الٰہی کے لیے حجاب ہیں، ان بیماریوں سے نجات پانے اور معرفتِ الٰہی کے حصول کے لیے روزانہ دو سو بار کلمہ شریف ایک سو بار استغفر اللہ اور ایک سو بار لاحول شریف ضرور پڑھنا چاہیے(۱۰۰) نمازِ اشراق کا پابند ہونا چاہیے، کیونکہ اس کے سبب روزی میں کشادگی اور برکت ہوتی ہے۔(۱۰۱) دیگر اذانوں کی طرح جمعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہر خطیب و منبر کے روبرو ہونے کا قائل رہنا اور اسی کا درس دینا، اسی پر علمائے حق کا عمل رہا ہے اور ہے، اور یہی ابو داؤد شریف میں سائب بن یزید کی روایت کردہ حدیث اور کتبِ فقہ مثلاً فتح القدیر وغیرہ سے ثابت ہے، جو اس کے مخالف ہیں، وہ مجادل و مکابر ہیں، ان کے پاس نہ کوئی دلیلِ عقلی ہے اور نہ دلیل شرعی، ضد و ہٹ کے علاوہ کچھ نہیں۔(۱۰۲) امام جب پہلے سے مصلّٰی پر موجود ہو اور اقامت کہی جائے تو کبھی بھی اس کے آغاز میں نہ اٹھنا، بلکہ "حی علی الصلوٰۃ" پر اٹھنا شروع کرنا اور "حی علی الفلاح" پر کھڑا ہو جانا، یہ بھی علمائے اہلِ سنت کا معمول رہا ہے اور ہے، فقہ حنفی کی کتابوں میں اسی کی صراحت ہے، اور یہی دلائل سے ثابت و مؤید ہے۔(۱۰۳) تمام عمر وہ ناچ گانے، ڈھول تاشے اور تعزیہ داری اور اس موقع سے ہونے والے خلافِ شرع کاموں سے بچتے رہے۔(۱۰۴) ہمارے ان بزرگوں نے اسلام اور اسلامیات پر عمل کیا اور اپنے اچھے کردار اور حسنِ اخلاق کے ساتھ اسلام کے صحیح خد و خال کو غیروں کے سامنے پیش کیا، لہٰذا ان کے کردار و عمل کو دیکھ کر وہ متاثر ہوئے اور ذوق و شوق کے ساتھ مذہبِ اسلام کو قبول کیا، یہی وجہ ہے کہ ان کے دستِ حق پرست پر ایمان لانے کے کئی واقعات تاریخی صفحات پر ثبت ہیں، کوشش کرو، اللہ عزوجل ہمیں اور تمہیں کامیابی عطا فرمائے، وما توفیقی الا باللہ۔

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے بعد عشاء

سات سو چھیاسی (۷۸۶) بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا مجرب ہے

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف

یا ارحم الراحمین! بسملہ شریف اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سارے مرحومین کی مغفرت فرما، خصوصاً ہمارے درج ذیل بزرگوں کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

(۱) جناب مولا بخش صدیقی مرحوم
(۲) جناب شیخ حسین بخش مرحوم
(۳) جناب محمد ابراہیم صدیقی مرحوم
(۴) الحاج مولانا شیخ محمد یونس رضوی حامدی علیہ الرحمہ
(۵) جناب مولوی احمد حسین صدیقی قادری مرحوم
(۶) جناب محمد نعبود خان مرحوم، لوکہا
(۷) جناب حسنہ خاتون مرحومہ
(۸) جناب الحاج محمد عبد الحق صدیقی رضوی مرحوم
(۹) جناب علیم النساء مرحومہ
(۱۰) جناب جحن حلیمہ خاتون مرحومہ
(۱۱) جناب شیخ عبد الحی رضوی مرحوم
(۱۲) جناب جحن نور جہاں قادری مرحومہ
(۱۳) جناب عبد الباقی صدیقی مرحوم
(۱۴) جناب مولانا عبد الخالق صدیقی رضوی مرحوم
(۱۵) جناب حافظ وقاری محمد حیات عالم خاں مصباحی مرحوم

العارض: محمد علی رضا صدیقی رضوی

۷۸۶
۹۲

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم ! اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل

میرے والد گرامی جناب امام الدین انصاری، والدہ مکرمہ جناب نسیمہ خاتون، مجھے، میری اہلیہ، صدیمہ خاتون، صاحبزادے ڈاکٹر احمد رضا، انجینئر محمد رضا، صاحبزادی ڈاکٹر طاہرہ خاتون اور مولانا کلیم الدین قادری، عالم بازار، کلکتہ کو ایمان کی سلامتی، عفو و عافیت اور دنیا و آخرت کی سعادتیں عطا فرما۔ آمین

(مولانا) **محمد صدیق عالم رضوی فیضی**
امام وخطیب سنی چاند تارا مسجد، کنہولی، تحصیل: شاہ پور، ضلع تھانے (بمبئی)
متوطن مقام چاند گڑھ، پوسٹ بیڑ وکلاں، ضلع ہزاری باغ (جھارکھنڈ)

۷۸۶
۹۲

دلی مراد پوری ہونے کے لئے ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ'' کا وظیفہ

عشاء کے بعد روزانہ چار سو پچاس بار (۴۵۰) اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ پڑھنا نہایت مفید و مجرب ہے۔

یا اللہ! مندرجہ بالا وظیفہ کے طفیل درج ذیل مرحومین کی مغفرت فرما اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

(۱) شیخ عبدالغنی مرحوم، مرزاپور، ضلع جام تاڑا (جھارکھنڈ)

(۲) بشیرن بی بی مرحومہ، زوجۂ شیخ عبدالغنی مرحوم

(۳) شیخ محمد امیرالدین مرحوم، مرزاپور ضلع جام تاڑا

(۴) نور عائشہ مرحومہ، زوجۂ شیخ محمد امیرالدین مرحوم

(۵) عبدالرزاق مرحوم، سکھ پورہ، ضلع بلیا (یوپی)

(۶) حمیدن بی بی مرحومہ، زوجۂ عبدالرزاق مرحوم

الملتمسین

(۱) شیخ محمد شاکر رضا، مرزاپور، ضلع جام تاڑا

(۲) (حافظ و قاری) شیخ عابد حسین قادری رضوی، مقام مرزاپور، جام تاڑا

(۳) شیخ محمد نصیرالدین، مقام مرزاپور، جام تاڑا

(۴) الحاج محمد علیم الدین، مسلم بستی، گولموری